آندھرا پردیش

محصول اراضی کی وصولی کے طریقہ کار میں تبدیلیاں

جاری کردہ : ناظم اطلاعات و تعلقات عامہ
آندھرا پردیش۔ حیدرآباد

محصول اراضی کی وصولی کے طریقہ کار میں تبدیلیاں

شائع کردہ

ناظم محکمۂ اطلاعات و تعلقاتِ عامہ
حکومت آندھرا پردیش
حیدرآباد

محصولِ اراضی کی وصولی کے طریقہ کار میں تبدیلیاں

زمانہ قدیم سے محصول اراضی حکومتوں کے لئے آمدنی کا ایک بنیادی ذریعہ رہی ہے۔ برطانوی دورِ حکومت میں محصول اراضی جمع کرنے کا اختیار کچھ عرصہ کے لئے زمینداروں اور جاگیرداروں کو دیا گیا جس کے نتیجے میں زمینداروں اور جاگیرداروں نے بے بس کسانوں کا استحصال کیا اور ان پر کئی مظالم ڈھائے آزادی کے بعد زمینداری اور جاگیرداری نظام کو برخواست کر دیا گیا۔ اس کے بعد کسانوں اور حکومت کے درمیان راست ربط قائم کر دیا گیا۔ لیکن محصول اراضی جمع کرنے کا طریقہ وہی برقرار رہا اور کسانوں کی دشواریوں میں کمی نہیں ہوئی۔ موجودہ ریاستی حکومت نے صورتحال کا ازسرِ نو جائزہ لے کر محصول اراضی جمع کرنے کے طریقہ کار میں دوررس تبدیلیاں کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاکہ کسانوں کو فائدہ پہنچے۔

قسط کے مہینوں میں ہی
محصول اراضی کی جمع بندی

عام طور پر کاشتکاروں سے محصول اراضی یا دیگر بقایا جات کی سال تمام کے دوران وصولی کا طریقہ بہتر نہیں تھا۔ اس لئے اس معاملے پر غور کر کے حکومت نے محصول اراضی اور دیگر بقایا جات کو کسی ضلع میں اہم فصلوں کی کٹوائی کے بعد ہی وصول کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس طریقہ کار کو اپنانے سے کسانوں کو ادائی میں دشواری نہیں ہوگی۔ جو موسم گزر جانے کے بعد محصول اراضی کی وصولی کے نتیجے میں درپیش ہوگی۔ چنانچہ طے کیا گیا کہ متعلقہ مدت کی لگان جہاں تک ہو سکے اسی فصل کے موسم میں وصول کی جائے گی۔ محصول اراضی کے یا دیگر بقایا جات کسی صورت میں بھی دوسرے موسم کے آغاز سے تین ماہ کے اندر وصول کئے جائیں۔ کسی موسم کی محصول اراضی اگر متعلقہ سال کے اسی موسم میں وصول نہیں کی جا سکی ہو تو وہ لگان آنے والے سال کی جمع بندی کے موقع پر وصول کی جانی چاہیئے اس طرح یہ لگان بھی دوسرے موسم کے آغاز سے ۳ ماہ کے اندر ہی بقایا کی شکل میں وصول کی جا سکتی ہے۔ ہر قسم کے بقایا جات پر چاہے وہ تقاوی ہوں یا دیگر قرضوں سے متعلق ہوں ان احکامات کا اطلاق ہوگا۔

محصول اراضی برخواست کرنے کی تجویز

محصول اراضی نظام کو کسی اور ذرائع سے بدلنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔ مالگزاری نظام کا طریقہ کار کسانوں کو ہراساں کرنے کا ذریعہ تصور کیا جانے لگا۔ اور ایک غیر لچکدار ذریعہ آمدنی بن گیا ہے جو

عصر جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہوتا۔ اس لئے مالگذاری، نظام کو آمدنی کے کسی اور زیادہ لچکدار و نیز قابل قبول ذرائع سے بدلنے کو حکومت نے ضروری سمجھا ہے۔ اس ضمن میں ریاستی حکومت کے سکریٹریز محکمہ جات فینانس، مال، پلاننگ اور قانون، ایکس آفیشیو سکریٹری فینانس اینڈ پلاننگ کمشنر مالگذاری، کمشنر اصلاحات اراضی پر مشتمل ایک کمیٹی کا تقرر کیا گیا تاکہ کمیٹی تمام پہلوؤں کی جانچ کے بعد اپنی سفارشات پیش کرے۔ کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کے بعد حکومت نے خشکی زمینات پر سے مالگذاری برخواست کرنے کو اصولی طور پر تسلیم کر لیا۔ اس کی بجائے فصل پر مارکٹ انٹری ٹیکس کی ایک مناسب مقدار عاید کرنا طے کیا تاکہ خشکی زمین پر سے مالگذاری کی برخواستگی کے نتیجے میں ہونے والے نقصان کی پابجائی کی جاسکے۔ اس طریقہ کار کو اپنانے سے کم آمدنی والے کسانوں کو محصول سے چھوٹ مل جائے گی اور فاضل پیداوار والے کسانوں کی مارکٹ میں آنے والی پیداوار پر محصول عاید ہوگا۔ اس مقصد کے لئے تفصیلات کا تعین کیا جا رہا ہے۔

چھوٹے کسانوں کو محصول اراضی کی ادائی سے چھوٹ :

آندھرا پردیش قانون محصول اراضی (اضافہ) بابتہ ۱۹۶۷ء کی دفعہ ۲ (۱) کے تحت ایسے پٹہ دار جن کی تمام زمینات پر محصول اراضی کی جملہ ۱۰ روپے عاید ہوتی ہے ایسے پٹے داروں کی ملکیت میں شامل خشکی اراضیات پر سے محصول برخواست کر دیا گیا ہے۔

محصول اراضی کی ادائی میں مزید سہولت بہم پہنچانے کے لئے حکومت ۱۹۷۸ء میں چھوٹے کسانوں کو جو (۵) ایکڑ خشکی یا ۲½ ایکڑ تری کے مالک ہیں محصول اراضی کی ادائی سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ یہ چھوٹ صرف محصول اراضی کی حد تک ہی دی گئی ہے۔

حکومت کے مذکورہ فیصلے کو روبہ عمل لانے کے مقصد کے پیش نظر آندھرا پردیش (اضافی) قانون محصول اراضی بابت ۱۹۶۷ء میں مناسب ترمیم کی گئی چنانچہ خشکی یا تری یا دونوں قسم کی اراضیات کے مالکین جو ۵ ایکڑ خشکی اور ۲½ ایکڑ تری کے مساوی زمین رکھتے ہوں محصول اراضی کی ادائی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے تری زمین کے ضمن میں دی جانے والی چھوٹ خشکی زمین پر عاید ہونے والے محصول اراضی کے جز کے حد تک ہی ہوگی۔ اس فیصلے کو یکم جولائی ۱۹۷۸ء سے روبہ عمل لایا گیا۔

مشترکہ پٹے کی زمینات کے سلسلہ میں اگر تمام مشترکہ پٹے دار مل کر اپنے حصے کی وضاحت کرتے ہوئے اقرار نامہ داخل کریں تو تحصیلدار محصول اراضی کی ادائی سے چھوٹ کے استحقاق کی جانچ کے لئے ایسے مشترکہ اقرار نامے قبول کریں گے۔ مشترکہ پٹوں کی صورت میں کوئی ایک یا ایک سے زائد پٹے دار اپنے حصے سے متعلق مشترکہ اقرار نامے داخل کرنے سے گریز کریں اور انکی وجہ سے دوسرے پٹے دار محصول اراضی کی ادائی سے استثنیٰ حاصل کرنے سے محروم ہو جانے کی شکایت ہو تو ایسی صورت میں حکومت نے محکمہ مال کے عہدہ داروں کو جائنٹ پٹہ ایکٹ کے تحت فوقیتی بنیادوں کی تقسیم کے اقدام کرنے کی ہدایات بھی جاری کی ہے۔

کلکٹروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ چھوٹے کسانوں سے جو ۲½ ایکڑ تری یا پانچ

ایکڑ خشکی اراضی کے مالک ہیں اور جنھیں محصول اراضی کی ادائی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے ونیز ایسے پٹے داروں سے جن کی محصول اراضی کی جملہ رقم ۱۰ روپے یا اس سے کم ہوتی ہے فی روپیہ ۵ پیسے کی شرح سے محصول اراضی وصول کریں۔

پٹے دار پاس بک

موجودہ صورت میں کسانوں کو کئی مالی اداروں اور سرکاری محکموں کی جانب سے قرضے فراہم کئے جا رہے ہیں۔ ان قرضوں کے حصول میں کسانوں کو کئی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس غرض کے لئے انہیں اپنی اراضی کی تفصیلات کے لئے کئی دفعہ ویلیج افسروں اور سرکاری محکموں کے چکر لگانے پڑتے ہیں۔ ان دشواریوں کو دور کرنے کے لئے حکومت نے سرکاری قواعد وضوابط کے تحت جامع پاس بکس جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کی بدولت کسانوں کے دونوں مقاصد پورے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ وہ پہلی نظر میں یہ جان سکتے ہیں کہ ان کی جانب سے کتنے بقایاجات حکومت کو اداشدنی ہیں اور ان کی اراضیات سے متعلق تفصیلات جان سکتے ہیں اس طرح انہیں سرکاری محکمہ زراعت، بینکوں اور مالیاتی اداروں وغیرہ سے قرض حاصل کرنے میں سہولت ہوگی۔ پٹے دار پاس بک کو قانونی موقف دینے کے لئے حقوق ملکیت کے قانون میں ترمیم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ کتاب کی شکل میں پاس بک نمونہ تیار کیا گیا۔ اس نمونے پر پٹے دار پاس تیار کر کے پٹے داروں میں مقررہ مدت کے اندر تقسیم کرنے کی کلکٹروں سے خواہش کی گئی یکم نومبر ۱۹۷۹ء سے قبل کسانوں میں تقسیم کرنے کے لئے تقریباً ۶۰ لاکھ

پاس بکوں کی چھپوائی عمل میں لائی گئی ہے۔

ویلیج افسروں کے لئے مراعات

حکومت نے ویلیج افسروں کی شکایات پر غور کرنے کے بعد انہیں کچھ سہولیتیں فراہم کر رہی ہے۔

۱۔ تعلیم یافتہ ویلیج افسروں کو جن کی سروس پانچ سال ہے ضلع کے محکمہ مال میں ایل ڈی سی کی حیثیت سے تقرر کرنا

۲۔ ویلیج افسروں کو دی جانے والی تنخواہ کو اعزازی معاوضے میں شمار کرنا

۳۔ اسٹیشنری اور دیگر سرکاری ضروریات کے لئے ویلیج کرنم کو ۲۰ روپے اور ویلیج منصف کو ۱۰ روپے نقد ماہانہ ادائی۔

۴۔ ڈرینج محصول پر ایک فیصد کمیشن کی ادائی وغیرہ جیسے مراعات شامل ہیں

گرایجویٹی : دورانِ خدمت انتقال کی صورت میں انکے بیٹوں یا بیویوں کا ویلیج افسر کی جائیداد پر تقرر، فیملی بینیفٹ اسکیم، تقاوی قرضوں کی وصولی پر ایک فیصد کمیشن وغیرہ جیسی مزید مراعات دینے کے سلسلے میں حکومت غور کر رہی ہے۔

ان تمام اقدامات سے یہ بات ثابت ہے کہ موجودہ ریاستی حکومت کاشتکاروں خصوصیت کے ساتھ چھوٹے اور حاشیائی کسانوں کی بھلائی کو فوقیت دیتی ہے اوپر بتائے ہوئے تفصیلی اقدامات سے اس بات کی طمانیت ملتی ہے کہ کاشتکاروں کو کسی قسم کی دشواری اور ہراسانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا اور ساتھ ہی ساتھ حکومت زراعت سے ہونے والی آمدنی میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی ــــ

PRINTED AT INTEKHAB PRESS
J. N. ROAD, HYDERABAD A.P.
for Department of Information & Pudlic Relation
GOVT OF ANDHRA PRADESH HYDERABAD